Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ۲۳ و ۲۴ اگست کی درمیانی شب سر درد رہا۔ اور ۲۴ کو کچھ حرارت بھی رہی۔ لیکن حضور دن بھر کام میں مشغول رہے۔

حضرت اُم المومنین کو پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔

مرزا رشید احمد صاحب خلف مرزا سلطان احمد صاحب کے ہاں ۲۳ اگست کو لڑکی پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

حضرت میاں شریف احمد صاحب کی صاحبزادی امۃ الودود کو ۲۳ اگست بخار ہو گیا تھا۔ اب خدا کے فضل سے افاقہ ہے اور حضرت میاں صاحب کو سر درد کا دورہ ہے۔

صاحبزادہ میاں خلیل احمد یادگار حضرت امۃ الحی صاحبہ مرحومہ کو کچھ اسہال کی شکایت ہے۔ احباب درد دل سے دعائے صحت کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی و حضرت میاں بشیر احمد صاحب و حضرت میاں شریف احمد صاحب کے صاحبزادگان بغرض تبدیل آب و ہوا زیر نگرانی ماسٹر نذیر خان صاحب و مولوی عبدالرحمان صاحب مولوی فاضل کو مری تشریف لے گئے ہیں۔

اخبار احمدیہ

سرگودہا میں تبلیغی جلسہ

۱۲ و ۱۳ اگست چک نمبر ۹۹ شمالی میں جناب میر قاسم علی صاحب و مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کی تقریریں تھیں چونکہ ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی طرف سے اعلان تھا۔ کہ اور انجمنیں بھی ان کے لیکچر اپنے ہاں کرا سکتی ہیں۔ اس لئے ہم نے کوشش کر کے ۱۴ اگست کی شب کو مولوی صاحبان کی تقریریں کرانے کا انتظام کیا۔ ہم نے بذریعہ اشتہارات اور منادی خوب تشہیر کر دی۔ کہ کمپنی باغ میں ۸ بجے شام اسلام اور دیگر مذاہب پر جناب میر قاسم علی صاحب لیکچر دینگے۔ اور انگلستان اور افریقہ میں تبلیغ اسلام کا کام جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر بذریعہ میجک لینٹرن دکھلائینگے۔ لوگ بڑے شوق سے آئے۔ جن کی تعداد پانچ چھ سو کے قریب تھی۔ غیر احمدی، ہندو، عیسائی اور سکھ سب مذاہب کے لوگ تھے۔ میر صاحب نے اپنے لیکچر میں ہندو، عیسائیت اور اسلام کو پیش کیا۔ آپ نے الوہیت مسیح کی تردید میں ایک یہ زبردست دلیل دی کہ اگر مسیح کو خدا مانا جائے تو بتاؤ مسیح جب ماں کے پیٹ میں تھا۔ اسوقت بھی خدا تھا یا بعد میں خدائی ملی۔ اور اسپر مقامی پادریوں کو خوب زور سے چیلنج دیا۔ اس کے بعد آپ نے ہندوؤں کے فرقہ آریہ کو پیش کر کے ایشور کے متعلق ان کے اس عقیدہ کی بیہودگی ظاہر کی۔ کہ چونکہ کمہار بغیر مٹی اور پانی کے برتن نہیں بنا سکتا اس واسطے خدا بھی روح اور مادہ کا محتاج ہے۔ مقامی آریوں کو بڑے زور سے چیلنج دیا۔ کہ ۱۷ اگست کو پھر ہم آئینگے اگر آریہ سماج کو ہمارے ان لیکچروں پر کوئی اعتراض ہو۔ تو بھرے جلسہ میں پیش کرے۔ مگر آج تک کسی آریہ صاحب کو جرأت نہیں ہوئی۔

ان کے لیکچر کے بعد جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے بذریعہ میجک لینٹرن انگلستان اور افریقہ میں تبلیغ اسلام کا کام دکھلانا شروع کیا۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کا فوٹو دکھایا۔ اور نہایت احسن طریقہ سے حضرت صاحب کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعوے کو پیش کیا۔ اور ڈوئی کی تصویر دکھا کر حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت اور آپ کے مقابلہ میں ڈوئی کا انجام بتایا۔ آپ نے افریقہ کی چند ایک تصویریں دکھلائیں۔ اور بادشاہوں کے درباروں میں جا کر ان کو تبلیغ کرنا دکھلا کر ثابت کیا۔ کہ یہی جماعت صحابہ کی جماعت ہے۔ کشمیر میں حضرت مسیح ناصری کی قبر دکھائی۔ اور نہایت خوبی اور وضاحت سے حضرت مسیح کی وفات کا ذکر کیا۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے سفر یورپ کے نظارے کمال خوبی سے دکھلائے لوگ نہایت توجہ سے دیکھتے اور سنتے رہے۔

محمد سعید احمدی۔ سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ سرگودہا

وعظ

مورخہ ۹ راگست ۱۹۲۵ء بروز اتوار چودھری غلام محمد صاحب ذیلدار و آنریری مجسٹریٹ و ممبر لیجسلیٹو کونسل ساکنہ پاہڑیانوالی ضلع گوجرات نے اپنے بیٹے کے امتحان میں کامیابی کی خوشی میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں گرد و نواح کے علمائے دین کو مدعو کیا۔ جلسہ کا مدعا یہ تھا۔ کہ فضیلت اسلام پر لیکچر ہوں۔ اور لوگوں کو ایسی بدعات اور رسومات سے بچنے کی تلقین کی جائے۔ جو ان کی تباہی کا موجب ہو رہی ہیں۔

چونکہ ہم تین کس احمدی سکول میں ملازم ہیں۔ اور خاص پاہڑیانوالی کے ایک مولوی صاحب احمد دین بھی احمدی ہیں ہم نے مناسب خیال کیا۔ کہ اسلام کی فضیلت احمدی نقطہ خیال سے بھی لوگوں پر واضح کی جائے۔ پس مرکز میں درخواست بھیج کر جناب حافظ روشن علی صاحب کو بلایا۔ آپ ۷ اگست کی شام کو مع مولوی مبارک احمد صاحب تشریف لے آئے اور ۹ کی صبح کو جناب حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی بھی تشریف لے آئے۔

۹ راگست بوقت دن جناب حافظ روشن علی صاحب کی تقریر ہوئی۔ جس میں آپ نے سورہ مومنون کا پہلا رکوع تلاوت فرما کر مفصل طور پر انسان کی روحانی اور جسمانی حالتوں کا تعلق ثابت کیا۔ حاضرین نے جن میں سکھ و ہندو صاحبان بھی تھے۔ آپ کے لیکچر کو نہایت ہی توجہ سے سنا۔ اور اظہار خوشی کیا۔

اسکے بعد جناب حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کا لیکچر مقاصد نماز پر صرف ایک گھنٹہ ہوا۔ رات کو بعد از عشاء پھر لوگوں کی درخواست پر جناب حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کا لیکچر ہوا۔ شرک مضمون تھا۔ جس میں بہت سی مستورات بھی تھیں۔ پردہ کا خاص انتظام تھا والسلام۔

خاکسار عبد الرحمن ہیڈ ماسٹر
پاہڑیانوالی۔ ضلع گوجرات

اعلان نظارت دعوت و تبلیغ

اخبار الفضل مجریہ ۲۰ راگست میں ایک تبلیغی پروگرام شائع ہو چکا ہے۔ اس کے متعلق تمام ان انجمنوں کے اراکین کی خدمت میں دوبارہ گذارش کی جاتی ہے کہ وہ مقرر شدہ تاریخوں میں ضرور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اور جلسے اور مناظرات انہی تاریخوں میں کرالیں۔ اسکے بعد پھر ان جماعتوں کو مبلغ نہیں بھیجے جائینگے۔

(۲) مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ضلع گوجرانوالہ میں دورے پر ہیں۔ اور حافظ جمال احمد صاحب تحصیل بٹالہ میں۔ چونکہ ان کا پتہ معلوم نہیں ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ان کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ہر دو اصحاب قادیان ۳ ستمبر تک واپس آجائیں۔

(۳) پروگرام محولہ بالا میں وفد نمبر ۳ کے ماتحت نمبر ۶ پر خانیوال۔ ملتان کے ساتھ میلسی کا دورہ غلطی سے چھپ گیا ہے۔ ۱۴ تا ۱۸ ستمبر صرف خانیوال اور ملتان کا دورہ ہوگا۔ میلسی کے لئے وفد نمبر ۳ کے پروگرام میں نوٹ ملاحظہ ہو۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

استاد اور استانی کی ضرورت

ہمیں ایک استاد اور ایک استانی کی ضرورت ہے۔ جو میاں بیوی ہوں انہیں محل چک ۱۰/۹ محمود آباد ڈاکخانہ خانیوال ضلع ملتان میں تعینات کیا جاویگا۔ تنخواہ ۲۵ روپے مدرس کو اور ۲۰ روپے معلمہ کو دی جاویگی۔ صرف وہ میاں بیوی درخواست کریں۔ جو پرائمری تک تعلیم دینے کی قابلیت رکھتے ہوں۔ ناظر امور عامہ۔ قادیان

ولادت

شب درمیان ۱۴ اور ۱۵ راگست میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ دعا فرمائی جائے کہ سعادت دارین حاصل کرے۔ تین ماہ کے لئے الفضل میری طرف سے کسی محتاج کے نام جاری کیا جائے۔

سید بشیر احمد۔ احمدی۔ ہوشیارپور

نادون میں تبلیغ احمدیت

ریاست نادون ضلع کانگڑہ کی جماعت احمدیہ نے بفضل خدا تبلیغی سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ ہر اتوار کو بوقت ۴ بجے شام احمدیہ بلڈنگ نادون میں لیکچر ہوتا ہے۔ اور قرآن مجید کا درس بھی۔ اور اعلان عام لکھ کر لگا دیا ہے کہ ہر اتوار کو لیکچر اور درس قرآن مجید کا ہوتا ہے۔ جس صاحب کو حضرت مسیح موعود کے دعوے کے متعلق کچھ دریافت کرنا منظور ہو۔ وہ آکر دریافت کر سکتے ہیں۔ ہر اتوار کو نیا مضمون لیکچر ہوتا ہے۔ ہمارا یہ کام دیکھ کر غیر احمدی گھبرائے۔ اور ان کے دلوں میں بغض و کینہ اور حسد کی آگ بھڑک اٹھی ہے۔ وہ لوگوں کو ہمارے درس اور لیکچروں میں آنے سے روکتے ہیں۔ اور اُن کو اکٹھا کرکے ایک کتاب جس کا نام تجلی آسمانی ہے اور جس میں حضرت مسیح موعود کا بہت برے اور گندے الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے۔ پڑھ کر سناتے ہیں۔ ہم نے بارہا متنازعہ فیہ مسائل میں گفتگو کے لئے کہا۔ مگر نہیں مانتے۔

خاکسار ماسٹر محمد طفیل سکرٹری جماعت احمدیہ نادون

درخواست دعا

بندہ کو چند ایک مشکلات درپیش ہیں۔ احباب سے درخواست دعا کرتا ہوں۔ محمد ابراہیم انگلش ماسٹر سید والہ۔ ضلع شیخوپورہ۔

(۲) کمترین کا ایک مقدمہ ہے۔ جس نے نازک صورت اختیار کی ہوئی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

محمد صدیق۔ سرارو غہ۔ جنوبی وزیرستان

(۳) میرا پوتا عرصہ سے تپ دق سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا کریں۔

وزیر محمد احمدی۔ کوئٹہ۔

ایڈیٹر کی معذرت

مجھے افسوس ہے۔ کہ مطبع کی خرابی کی وجہ سے اخبار کے گذشتہ چند پرچے نہ صرف چھپائی کے لحاظ سے خراب تھے بلکہ ان کے مضامین میں بہت سی کتابت کی غلطیاں بھی رہ گئیں۔ حتےٰ کہ نمبر ۱۷/۱۸ کے صفحہ پر "عورتوں کو دوسرے آدمیوں کی ہوا لگوانا" کے عنوان سے جو نوٹ درج ہے اس کا آدھا حصہ لکھنے سے ہی چھوٹ گیا۔ اور اس طرح وہ نوٹ بالکل نامکمل رہ گیا۔

اگرچہ انہی ایام میں مجھے اپنے عزیز بھائی کی دردناک وفات کا سخت صدمہ پہنچا۔ جس نے میرے دل و دماغ کو ان دنوں کام کرنے سے قریباً معطل کر دیا۔ لیکن اگر پریس میں خرابی نہ پیدا ہو جاتی اور اخبار کا شائع ہونا مشکلات میں نہ پڑ جاتا۔ تو اس حد تک افسوسناک غلطیاں نہ ہوتیں۔

اب احباب کرام کے سامنے ان پیش آمدہ حالات کو پیش کر کے سوائے معذرت اور عذر خواہی کے اور کیا کیا جا سکتا ہے۔ احباب دعا فرمادیں۔ کہ خدا تعالیٰ آئندہ اس قسم کی مشکلات سے محفوظ رکھے۔ اور عملۂ الفضل کو عمدگی سے خدمات دین سرانجام دینے کی توفیق بخشے۔

(ایڈیٹر)

89
Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم
قادیان دارالامان - یوم پنجشنبہ - ۲۷ اگست ۱۹۲۵ء

کیا اسلام میں مُرتد کی سزا قتل ہے؟

حامیانِ قتل مُرتد کے دلائل پر نظر

مولوی شبیر احمد صاحب کی پیش کردہ آیت

(نمبر ۲۴)

(حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب بی اے کے قلم سے)

اگر تھوڑی دیر کے لئے مولوی شبیر احمد صاحب کی پیش کردہ تفسیر کو صحیح بھی مان لیا جائے۔ تب بھی مسئلہ ارتداد کے متعلق اس سے استدلال نہیں ہو سکتا۔ مولوی ظفر علی خان صاحب مرتد کے متعلق لکھتے ہیں:-

"شریعت اسلام میں مرتد سرکاری عدالت میں پیش ہوتا ہے۔ اسے توبہ کے لئے مہلت دی جاتی ہے۔"

انہوں نے قتل مرتد کے متعلق مختلف اقوال جمع کئے ہیں۔ مگر ایک قول بھی ایسا پیش نہیں کیا جس میں کہا گیا ہو۔ کہ تائب کو بھی قتل کیا جائے۔ صرف ایک قول ایسا لکھا ہے کہ زنادقہ کی توبہ کا اعتبار نہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ لوگ دل میں کافر رہتے ہیں۔ اور زبان سے اسلام کا اظہار کر دیتے ہیں۔ لیکن یہ ایک دوسرا امر ہے۔ اس اصول سے کسی کو بھی اختلاف نہیں ہے۔ کہ اگر ایک شخص ارتداد کے بعد توبہ کرے۔ تو اس کو قتل نہ کیا جائے۔

خود مولوی شبیر احمد صاحب اس مسئلہ کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔

"مرتد کو اولاً سمجھاؤ۔ اس کے شبہات کا ازالہ کرو۔ اگر وہ خدا کی کھلی کھلی آیات دیکھنے اور واضح دلائل سننے کے بعد بھی اپنی معاندانہ ضد اور ہٹ دھرمی پر قائم رہے۔ اور اپنے ہوا و ہوس یا اوہام باطلہ کی پیروی سے باز نہ آئے۔ تو مسلمانوں کی جماعت کو اس کے زہریلے وجود سے پاک کر دو۔"

پھر اس مسئلہ کی مندرجہ ذیل مثال کے ذریعہ توضیح فرماتے ہیں:-

"ایک شخص اتفاقاً گھوڑے سے گر پڑا۔ ٹانگ ٹوٹ گئی۔ ہڈی کے ریزے ادھر ادھر گھس گئے۔ سول سرجن کا کام یہی ہے کہ ہڈی کو جوڑے۔ زخم صاف کرے پٹی باندھے۔ اور مرہم لگائے۔ لیکن اگر کسی تدبیر زخم مندمل نہ ہو سکے ..... تو کیا اسوقت سول سرجن کا یہ ایک مشفقانہ فرض نہیں ہو جاتا۔ کہ وہ ٹانگ کے مسموم حصہ کو کاٹ کر پھینک دے۔"

پھر لکھتے ہیں:-

"یاد رکھو۔ کہ ارتداد ایک سخت زہریلا مادہ ہے۔ جو جسم میں پیدا ہو جاتا ہے۔ خدائی سول سرجن جب اسکی تحلیل یا اخراج کی تدبیر سے تھک جاتے ہیں۔ تو آخر الحیل السیف کے قاعدہ سے اس عضو فاسد کو کاٹ کر پھینک دیتے ہیں۔"

مولوی شبیر احمد صاحب کے مندرجہ بالا بیانات سے یہ ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص ارتداد اختیار کرے۔ تو اولاً تو یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ اپنی غلطی سے آگاہ اور تائب ہو کر پھر اسلام میں داخل ہو جائے۔ لیکن اگر وہ تائب نہ ہو۔ تو پھر بامر مجبوری اسکو قتل کر دینا چاہیئے۔

اب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ آیا آیت پیش کردہ سے مُرتد کے متعلق مذکورہ بالا فیصلہ مستنبط ہو سکتا ہے۔ جب ہم اس آیت کو اس تفسیر کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ جو مولوی صاحب موصوف نے کی ہے۔ تو ہمیں تعجب آتا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے اس آیت کو اپنے عقیدہ کی تائید میں کیوں پیش کیا۔ کیونکہ ان کی تفسیر تو بالکل اس اصل کے مخالف پڑتی ہے۔ جو مولوی صاحب نے پیش کیا۔ کیونکہ مُرتد کے متعلق مولوی صاحب کا پیش کردہ اصل تو یہ ہے کہ پہلے اسے سمجھاؤ۔ کہ وہ تائب ہو جائے۔ اگر توبہ کرے۔ تو اسے قتل نہ کرو۔ اگر توبہ کرنے سے انکار کرے تو پھر اسے بامر مجبوری قتل کر دو۔

لیکن مولوی صاحب کی تفسیر کے رُو سے آیت پیش کردہ کا مطلب یہ ہے۔ کہ مرتد کو کہو۔ کہ وہ توبہ کرے۔ اور جب وہ توبہ کر چکے۔ اور اس کی توبہ بھی سچی توبہ ہو۔ تو پھر اسکے بعد اسکو قتل کر دو۔

اب ناظرین خود انصاف سے بتائیں۔ کہ آیا اس آیت سے مولوی صاحب کے اپنے پیش کردہ اصل کی تائید ہوتی ہے یا تردید۔ مولوی صاحب نے تو ہمیں مثالیں دے دیکر یہ سمجھایا تھا۔ کہ مرتد کے متعلق پہلے کوشش کرو کہ وہ تائب ہو جائے اور اسکو سمجھانے کے لئے پورا زور لگاؤ۔ اور جب کوئی تدبیر کارگر نہ ہو۔ اور کامل مایوسی تک نوبت پہنچ جائے تب لاچار ہو کر اس کو قتل کرو۔ مگر مولوی صاحب کی تفسیر یہ کہتی ہے۔ کہ پہلے اس بیمار عضو کے اچھا کرنے کی کوشش کرو اور جب وہ اچھا ہو جاوے۔ تو پھر اسکو کاٹ دو۔ مولوی صاحب آپ کی ڈاکٹر والی مثال کدھر گئی۔ کیا اس مثال کا یہی مطلب ہے۔ کہ ڈاکٹر کو چاہیئے۔ کہ ٹوٹے ہوئے عضو کی پہلے اصلاح کرے۔ اور جب اس کی اصلاح ہو جائے۔ اور عضو درست ہو جائے اور ڈاکٹر اپنے علاج میں کامیاب ہو جائے تو اسکے بعد اسے چاہیئے۔ کہ وہ اس عضو کو کاٹ کر پھینک دے۔ کیا ایسا ڈاکٹر عقلمند کہلائے گا یا پاگل؟

معلوم ہوتا ہے۔ مولوی صاحب کو خود یہ بات کھٹکی ہے اور ان کو یہ بات سوجھ گئی ہے۔ کہ ان کی تفسیر خود ان کے اپنے اصل کے خلاف ہے۔ اس لئے انہوں نے ناظرین کی آنکھوں پر یہ کہکر پٹی باندھنے کی کوشش کی ہے۔ کہ "اب بھی بعض اقسام مُرتد کے متعلق علماء کا یہی فتویٰ ہے۔ کہ وہ توبہ کے بعد بھی حدّاً قتل کیا جائے گا۔" مولوی صاحب نے ایک گول مول بات کہکر پردہ ڈالنا چاہا ہے۔ مگر ایسی چالبازیوں سے حق چھپ نہیں سکتا۔

مولوی صاحب کو چاہیئے تھا کہ اس بات کو کھولکر بیان فرماتے کہ وہ کونسے مُرتد ہیں۔ جن کے متعلق علماء کا یہ عام فتویٰ ہے۔ کہ باوجود سچی اور خالص توبہ کے بھی انکو محض ارتداد کے جرم میں قتل کر دیا جائے۔ تاہم دیکھ سکتے۔ کہ آیا یہ آیت ایسے مرتدین پر چسپاں ہوتی ہے یا نہیں۔ مولوی صاحب کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ بحث اس امر کے متعلق ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آیا مرتد کو محض ارتداد کی وجہ سے قتل کرنا واجب یا جائز ہے

مولوی صاحب کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ مرتد کو محض ارتداد کی وجہ سے قتل کرنا واجب ہے۔ اور اسی امر کے ثابت کرنے کے لیئے انہوں نے قلم اٹھایا ہے۔ اور بڑی تحدّی سے یہ ادّعا کیا ہے۔ کہ میں اس دعویٰ کو قرآن شریف سے ثابت کر سکتا ہوں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

"یوں تو قرآن کریم کی بہت سی آیات ہیں۔ جو مرتد کے قتل پر دلالت کرتی ہیں۔ لیکن ایک واقعہ جماعت مرتدین کے بحکم خدا قتل کئے جانے کا ایسی تصریح اور الفصلح کے ساتھ قرآن میں مذکور ہے۔ کہ خدا سے ڈرنے والوں کے لیئے اس میں تاویل کی ذرا گنجائش نہیں۔ نہ وہاں محاربہ ہے۔ نہ قطع طریق۔ نہ کوئی دوسرا جرم۔ صرف ارتداد اور تنہا ارتداد ہی وہ جرم ہے۔ جس پر حق تعالےٰ نے ان کے بے دریغ قتل کا حکم دیا ہے"

اس دعوے کی تائید میں وہ ایک ایسی آیت پیش کر بیٹھے جس سے ان کی تفسیر کے مطابق یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص ارتداد کرے۔ تو اس کو پہلے سمجھاؤ۔ کہ وہ توبہ کرے۔ اور جب وہ توبہ کر چکے۔ تو پھر اس کے بعد اسکو قتل کردو؛

غیر مبایعین کے نزدیک مسلمان کی تعریف

چونکہ ہمارے ہاں غیر مبایعین کا انگریزی اخبار "لائٹ" نہیں آتا اس لیئے لائٹ کے وہ الفاظ جو کہ یہ اخبار پرکاش نمبر سی آر داس کے متعلق شائع کیئے تھے۔ پڑھکر ہمیں یقین نہیں آیا تھا۔ کہ فی الواقعہ "لائٹ" نے یہ لکھا ہے۔ اسی لیئے ہم نے اسے شک و شبہ کی نظر سے دیکھا تھا۔ لیکن ہماری حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ جب "پیغام صلح" نے اس بات کی تصدیق کر دی۔ کہ فی الواقعہ "لائٹ" نے یہ لکھا ہے کہ:۔

(۱) "مسٹر داس ان (عام مسلمانوں) کی نگاہوں میں مسلمان نہ ہوں۔ خدا کی نگاہ میں وہ ضرور مسلمان تھے"

(۲) "ہندوستان کا ایک بڑا مسلمان اٹھ گیا"

چنانچہ لکھا ہے:۔

"سامرلائٹ نے اگر انہیں (سی۔ آر۔ داس) مسلمان لکھا ہے۔ تو یہ اس کا ذاتی خیال ہے۔ جماعت احمدیہ لاہور کا عقیدہ یہ نہیں ہے"

اس اعتراف میں "پیغام صلح" نے اپنے بھولے پن سے "اگر" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ گویا "لائٹ" غیر مبایعین کا اخبار ہی نہیں۔ نہ وہ لاہور کی احمدیہ بلڈنگس سے شائع ہوتا ہے اور نہ پیغام صلح کے لئے ممکن ہے کہ اس کا پرچہ لیکر دیکھ سکے۔ کہ اس نے کیا لکھا ہے۔ حالانکہ لائٹ احمدیہ بلڈنگس سے ہی شائع ہوتا ہے۔ غیر مبایعین کی مرکزی انجمن کا اخبار ہے۔ غیر مبایعین میں "پیغام صلح" کی نسبت بہت زیادہ وقعت رکھتا ہے۔ اور ہندوستان کے تعلیم یافتہ طبقہ کے علاوہ یورپین ممالک میں ان کے مذہبی خیالات پیش کرنے کا ذریعہ ہے۔ ایسی صورت میں اس کے ایک خاص مضمون کو "ذاتی خیال" کہہ کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ پھر جس طرح "پیغام صلح" "لائٹ" کے متعلق کہہ رہا ہے۔ کہ "یہ اس کا ذاتی خیال ہے۔ جماعت احمدیہ لاہور کا عقیدہ یہ نہیں" اسی طرح بلکہ اس سے بڑھکر "لائٹ" کہہ سکتا ہے۔ کہ "یہ پیغام صلح" کا ذاتی خیال ہے۔ کہ "مسٹر داس کو ہم ہرگز مسلمان نہیں سمجھتے" جماعت احمدیہ لاہور کا عقیدہ یہ نہیں ہے۔ "پیغام صلح" میں کونسا سرخاب کا پر لگا ہوا ہے جو "لائٹ" میں نہیں کہ وہ اپنے آپ کو جماعت احمدیہ لاہور سمجھ رہا ہے۔ اور "لائٹ" کو "ذاتی خیال" قرار دے رہا ہے۔ حالانکہ "لائٹ" کا ایڈیٹر ہر لحاظ سے پیغام صلح کے ایڈیٹر سے "جماعت احمدیہ لاہور" میں برتری اور فوقیت رکھتا ہے۔ اور بہت زیادہ ذمہ دار سمجھا جاتا ہے۔ ہاں اگر مولوی محمد علی صاحب "لائٹ" کے اس خیال کو خلاف اسلام سمجھتے ہوں۔ تو اس کے متعلق اعلان کریں۔ اور ایڈیٹر صاحب لائٹ کو یا تو اس خیال سے رجوع کرائیں۔ یا اپنے گروہ سے علیحدہ کرنے کا اعلان کر دیں۔ تب سمجھا جا سکتا ہے کہ جماعت احمدیہ لاہور کا وہ عقیدہ نہیں ہے۔ جو لائٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور نبوت کا منکر بھی خدا کی نگاہ میں سچا مسلمان ہو سکتا ہے۔ اور ہم اسکی تردید کر دینگے۔ "کہ غیر مبایعین کے نزدیک مسلمان کی تعریف وہ نہیں۔ جو اسلام نے قرار دی ہے۔ بلکہ کچھ اور ہی ہے" لیکن ہم جانتے ہیں۔ نہ مولوی محمد علی صاحب ایسا کرینگے۔ اور نہ ان میں اتنی جرأت ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کے ساتھی کیسے کیسے عجیب و غریب عقائد رکھتے۔ اور اسلام کو کیا سمجھتے ہیں۔ ایسی صورت میں کس منہ سے "پیغام صلح" ہمارے اس بیان کو "غلط بیانی" قرار دے رہا اور اسکی "تردید" کی امید رکھتا ہے۔

پچھلے دنوں جب دو تین آدمی بہائی ہو گئے تھے۔ تو غیر مبایعین کے چھوٹے بڑے سب نے بڑی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا تھا۔ اور تو اور خود جناب مولوی محمد علی صاحب بھی بمقدر خوش ہوئے تھے۔ کہ پھولے نہ سمائے تھے۔ محفل خاص میں جھوم جھوم کر ذکر کرنے کے علاوہ بر سر منبر بھی انہوں نے بہت کچھ فرمایا تھا۔ اور نتیجہ یہ نکالا تھا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے عقائد کا اثر ہے۔ کہ یہ لوگ بہائی بن گئے۔ اس کی تردید تو اسی وقت جناب مولوی صاحب کے خسر جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے کر دی تھی۔ اب ہم پوچھتے ہیں۔ کیا ان کے اخبار "لائٹ" نے مسٹر سی۔ آر۔ داس کو "ایک بڑا مسلمان" قرار دیکر یہ نہیں ظاہر کر دیا۔ کہ آپ کے گروہ کے نزدیک مسلمان بننے اور نجات پانے کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانے اور شریعت اسلام پر عمل کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اور یہ آپ کے اسی غلط عقیدہ کا نتیجہ ہے۔ جس کے رُو سے آپ کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانا مسلمان بننے کے لئے ضروری نہیں ہے؛

علماء خوست اور امیر صاحب کابل

امیر صاحب کابل نے علماء خوست کو ان کی بداعمالیوں اور بدکرداریوں کی وجہ سے جن الفاظ میں مخاطب کیا تھا۔ ان کا ذکر ہمارے ایک معزز نامہ نگار نے اپنے مضمون مندرجہ الفضل ۲۸ / جولائی میں کیا تھا۔ لیکن چونکہ کسی اخبار کا حوالہ نہیں دیا تھا۔ اس لیئے بعض لوگ یہ کہہ رہے ہیں۔ بھلا یہ ممکن ہے۔ کہ غازی امیر امان اللہ خان جیسا انسان جس نے اپنے علماء کے فتوے کے احترام کے لئے تین احمدیوں کو سنگساری جیسی ظالمانہ سزا دینے سے دریغ نہ کیا تھا۔ اور جس کے نزدیک ہر ایک احمدی محض علماء کے کہدینے سے واجب القتل ہے۔ وہ اپنے ہی ملک کے علماء کو "او خائنو۔ ملعونو۔ تم پر لاکھ لاکھ کروڑ کروڑ لعنت" کیونکر کہہ سکتا ہے۔ اور کس طرح یہ اعلان کر سکتا ہے کہ "میں تم کو اور تمہارے اسلام کو صحیح اسلام سے بہت دور سمجھتا ہوں" لیکن واقعہ یہ ہے کہ امیر صاحب موصوف نے یہ کہا۔ اور اسکے علاوہ اور بھی بہت کچھ کہا ہے۔ اگر کسی کو ہمارے اس بیان کی تصدیق مطلوب ہو تو وہ ۱۵ / اور ۱۷ / جولائی کے زمیندار کے صفحہ ۳ اور ۵ ملاحظہ کر لیں۔ جن میں امیر صاحب ممدوح کی مفصل تقریر شائع ہوئی ہے۔ اور اس میں علماء سوء کی کارستانیوں کا دل کھولکر رونا رویا گیا ہے؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک خلافت سے علماء کے دماغ خراب ہو گئے

قومی مقاصد میں علماء کی امداد سے کامیابی کی توقع فضول ہے

معزز اخبار البشیر اٹاوہ کا مضمون

تحریک آل مسلم پارٹی کی مخالفت میں علمائے دیوبند اور جمعیۃ العلماء کے خاص اراکین جس قدر سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ سمجھدار اور دور اندیش طبقہ میں اتنے ہی زیادہ ذلیل اور رسوا ہو رہے ہیں۔ اس کے متعلق بعض معزز اخبارات کے مضامین ہم پہلے شائع کر چکے ہیں۔ ذیل میں یو۔پی کے مؤقر اور معزز اخبار "البشیر" (۲۴ جون) اٹاوہ کا ایڈیٹوریل درج کیا جاتا ہے۔ جو مولوی محمد بشیر الدین صاحب نے خود لکھا ہے۔ جناب مولوی صاحب موصوف نہایت تجربہ کار اور مسلمانوں کی تباہ حالی اور بربادی پر سالہا سال سے نہ صرف غور و فکر کرنے والے ہیں بلکہ اس بارے میں عملی طور پر قابل قدر خدمات کرتے رہے ہیں۔ اور اب بھی باوجود پیرانہ سالی کے اسی میں منہمک رہتے ہیں؛

امید ہے۔ مسلمان اس مضمون کو غور و توجہ سے پڑھیں گے۔ اور کارکنان آل مسلم پارٹیز اس مشورہ کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے جو مولوی صاحب موصوف نے ایک لمبے تجربہ کے نتیجہ میں علماء کے متعلق دیا ہے۔ اور جس کے ایک ایک حرف کی تصدیق واقعات اور حالات کر رہے ہیں۔

(ایڈیٹر)

امرتسر میں آل مسلم پارٹیز کانفرنس کا جو اجلاس ہوا۔ بہت زیادہ افسوس اس امر کا ہے۔ کہ اس اجلاس کی مخالفت جمعیۃ العلماء اور علماء دیوبند کی جانب سے اس بنیاد پر ہوئی۔ کہ چونکہ قادیانی مسلمان نہیں ہیں۔ لہٰذا اگر ان کو آل مسلم پارٹیز کانفرنس میں شریک کیا جاوے گا۔ تو ہم اس کانفرنس میں شریک نہ ہونگے۔ اپنی عدم شرکت پر ان اصحاب نے اکتفا نہیں کیا بلکہ شہر امرتسر میں بزمانہ کانفرنس بڑے بڑے پوسٹر لگائے گئے جن میں دوسرے مسلمانوں کو بھی شرکت کانفرنس سے باز رکھنے کی کوشش کی گئی۔ خواہ قادیانی جماعت کی نسبت ہمارے کچھ بھی خیال ہوں۔ اور اگرچہ ہم اس کو پسند نہیں کرتے۔ کہ مسلمانوں کا کوئی فرد مذہبی حیثیت سے دوسرے فرقہ کو کافر سمجھے لیکن آل مسلم پارٹیز کانفرنس کا مقصد زیادہ تر سیاسی یا مسلمانوں کی قوم کی اندرونی اصلاح اور وسائل معاش پر فکر کرنا تھا لہٰذا محض اختلافی مسائل مذہبی کی بنیاد پر مسلمانوں کی کسی جماعت کو کافر سمجھ کر اس امر پر اصرار کرنا۔ کہ اگر فلاں جماعت کے اصحاب اس میں شریک ہونگے۔ تو ہم اس میں شریک نہ ہونگے نہایت تنگ نظری اور کوتہ اندیشی کی دلیل ہے۔ اور ہم کو افسوس ہے۔ کہ باوجودیکہ زمانہ مسلمانوں کو تھپیڑا رہا ہے اور ہندوستان میں بلا خیال سنی و شیعہ و مقلد و غیر مقلد، دیوبندی اور بریلوی یا قادیانی کے تمام ان لوگوں کے لئے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ زندہ رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ہماری قوم کے علماء آج بھی انہیں خیالات میں مبتلا ہیں جو پچاس سال قبل تھے۔ ہماری قوم کے علماء کو یہ تو خیال پیدا ہوا۔ کہ وہ اپنے اپنے فرقہ یا جماعت کی مجالس اور کانفرنسیں قائم کریں۔ لیکن افسوس اور صد ہزار افسوس کہ آج تک ان کو یہ خیال پیدا نہ ہوا۔ کہ دوسری اقوام میں باوجودیکہ کوئی مذہبی مناسبت باہم مشترک نہیں ہے۔ تاہم وہ اپنے آپ کو کس طرح مضبوط بنا رہے ہیں۔ اور کس طرح وہ اپنی تنظیم کر رہے ہیں؛

بہرحال ہمارے علماء کی جو کچھ حالت ہے۔ وہ تو ظاہر ہے لیکن زیادہ افسوس اس امر کا ہے۔ کہ تحریک خلافت میں جہاں اور بہت سی غلطیاں ہوئیں۔ وہاں سب سے بڑی غلطی یہ تھی۔ کہ خلافت کمیٹی کے اراکین نے سیاسی معاملات میں بھی علماء کو ہی پیش پیش کر کے ان کے دماغ کو اور زیادہ خراب کر دیا۔ ہم اس موقعہ پر جو کچھ مشورہ دے سکتے ہیں۔ وہ صرف یہ ہے۔ کہ جن لوگوں کو سیاسی معاملات سے دلچسپی ہے۔ یا جو لوگ قوم کی اصلاح و تمدن یا ترقی تعلیم یا قوم کی اقتصادی ترقی کے حامی ہیں۔ ان کو یہ لازم ہے۔ کہ وہ اس خیال کو اپنے دل سے نکال دیں۔ کہ اگر علماء ہمارے ساتھ ہونگے۔ تو ہمارے کام میں کامیابی ہو سکتی ہے۔ ورنہ قوم ہمارا ساتھ نہ دیگی۔ بلکہ قومی کام کرنے والوں کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ہمارے مقاصد میں کامیابی ہو سکتی ہے۔ صرف ہماری صداقت خلوص و جوش اور انہماک کے ساتھ کام کرنے میں۔ اگر ہم ایمانداری و خلوص کے ساتھ مسلسل کوشش کرتے رہینگے۔ تو رفتہ رفتہ علماء ہمارے ہم خیال خود ہی بنتے جاوینگے۔ زمانہ کے تھپیڑے علماء کو مجبور کریں گے۔ کہ وہ تعصب و تنگ نظری اور تنگ خیالی کی بھنور سے نکلیں۔ قومی کام کرنے والے حضرات کو خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جو لوگ دوسروں کے سہارے پر کام کرتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ ہمیشہ کامیابی انہیں کو حاصل ہوئی ہے۔ جو صرف خدا کے فضل اور اپنی کوشش پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اور سخت سے سخت ناکامیابی کی حالت میں بھی وہ مایوس نہیں ہوتے۔ جس قدر ان کی مخالفت ہوتی ہے۔ اور جتنی زیادہ ان کے کاموں میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ ان کا جوش روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ اور انجام کار تمام مخالفتوں پر غالب آ جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے پست ہمت اشخاص ہمیشہ دوسروں کا سہارا تلاش کرتے ہیں۔ ہماری قوم میں جو لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ علماء کی امداد سے ہمارے مقاصد میں کامیابی ہو سکتی ہے۔ وہ گویا اپنی کمزوری کو خود محسوس کرتے ہیں۔ اور چونکہ وہ خود کمزور ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کے کاموں میں ناکامیابی کا ہونا لازمی ہے۔ جب کہ یہ واقعہ ہے۔ کہ سیاسی معاملات سے ہماری قوم کے علماء کو یا تو بالکل واقفیت نہیں ہوتی۔ اور اگر کچھ ہوتی ہے تو محض اوپری۔ آج کے زمانہ میں جبکہ سیاسیات ایک جداگانہ علم ہو گیا ہے۔ اور نت نئی صورتیں سیاسی معاملات میں پیش آتی رہتی ہیں۔ اور بڑے بڑے عالی دماغ ماہرین سیاست کا دماغ چکر میں آ جاتا ہے۔ ایسے سیاسی مسائل میں علماء ہرگز رہنمائی نہیں کر سکتے اور محض اتنی سی بات کے لئے کہ قوم علماء کے زیر اثر ہے۔ علماء کو ہاتھ میں لے کر اپنا مقصد نکالنا بہت سی دشواریوں کا سبب ہوتا ہے۔ اس زمانہ کے علماء ایسے بھولے بھالے نہیں ہیں۔ جو سیاسی لیڈروں کی اس کمزوری سے واقف نہ ہوں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ سیاسی لیڈر علماء کو اپنا مقصد براری کا آلہ بنانا چاہتے ہیں۔ اور علماء سیاسی لیڈروں کے ذریعہ سے اپنا الو سیدھا کرنے کی فکر میں ہیں یہی سبب ہے کہ آج کل مسلمانوں کے تمام کام منتشر حالت میں ہیں۔ اور قوم چکی کے دو پاٹوں کے درمیان پسی جاتی ہے۔ یعنی علماء اور سیاسی لیڈروں کے درمیان جب تک یہ حالت رہے گی مسلمانوں کے تمام کام روز بروز خراب ہونگے۔ لہٰذا ہم سیاسی لیڈروں کو یہ مشورہ دینے کے لئے مجبور ہیں۔ کہ وہ اس خیال کو ترک کر دیں کہ وہ اور علماء مل کر کام کر سکتے ہیں۔ وہ زمانہ گیا۔ جب کہ خلافت کمیٹی کے پاس کثیر سرمایہ تھا جس کی وجہ سے علماء سیاسی لیڈروں کے زیر اثر تھے۔ اور سیاسی لیڈر علماء کے تلوے چوما کرتے تھے لہٰذا اب یہ معاملہ صاف ہو جانا چاہیئے۔ جس سے جو کچھ بن پڑے وہ اپنے خیال اور عقیدہ کے موافق قوم کی فلاح و بہبود کی کوشش کرے۔ جس طرف حق ہوگا۔ جس میں زیادہ خلوص زیادہ انہماک اور زیادہ قابلیت ہوگی۔ وہی کامیاب ہوگا؛

ہم کو سرسید کا زمانہ یاد ہے۔ جبکہ ہر خیال اور ہر جماعت کے علماء سرسید کی اور ان کے کاموں کی تکفیر کر رہے تھے۔ سرسید نے علماء کی تکفیر کے فتاویٰ کی پرواہ کی اور نہ قوم کی عام مخالفت کی۔ بلکہ [illegible] کی طرف اپنی ہمت مبذول کی۔ چونکہ سرسید کے ساتھ [illegible] لہٰذا جبکہ سرسید کو [illegible] شروع ہوئی [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا کا آئندہ مذہب

مستقبل قریب میں دنیا کو کونسا مذہب اختیار کرنا پڑے گا اس سوال پر کئی دفعہ بڑے بڑے اہل الرائے نے قلم اٹھایا ہے اور بعض نتیجہ پر آج تک لوگ پہونچے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ دنیا کا آئندہ مذہب اسلام اور فقط اسلام ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ ممکن ہے کوئی شخص خیال کرے۔ کہ میں چونکہ آبائی مسلمان ہوں۔ اس لئے خوش عقیدگی کی بنا پر یہ کہتا ہوں۔ کہ دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہوگا۔ مگر میں اس کے لئے دلائل لکھتا ہوں۔ جو مختصراً بیان کرتا ہوں ؞

(۱) اسلام ایک فطری مذہب ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس کا کوئی حکم یا کوئی تھیوری فطرت اللہ کے خلاف نہیں۔ برخلاف اس کے دوسرے مذاہب کو جو مختص المقام والزمان تھے۔ یہ شرف حاصل نہیں۔ کہ فطرت انسانی کے عین مطابق ہوں۔ اللہ تعالےٰ کا منشا ہی نہ تھا۔ کہ پچھلے صحیفوں کی تعلیم جو کہ خاص خاص ملکوں و خاص خاص زبانوں کے ساتھ وابستہ تھی۔ تمام دنیا میں شائع ہو سکے۔ اس لئے وہ صحائف اپنی اصلی حالت میں قائم نہ رہ سکے اور نہ ہی ان کے دائمی قیام کی دنیا کو ضرورت تھی۔ اس لئے گذشتہ کتب میں یہ اقرار نہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ کہ ہم اس کے محافظ ہیں ؞

(۲) اسلام کی تعلیم ہر ملک ہر آب و ہوا میں قابل عمل ہے۔ کوئی یہ بہانہ نہیں کر سکتا۔ کہ میں فلاں ملک و فلاں آب و ہوا میں رہتے ہوئے اس پر عمل نہیں کر سکتا۔ دنیا کے تمام براعظموں میں جو آج تک دریافت ہو چکے ہیں۔ اسلامی تعلیم ناقابل عمل ثابت نہیں ہو سکی۔ برخلاف اس کے عیسائیت کو دیکھو۔ کتنے سوال اس کو اپنے براعظم میں رہتے ہوئے قربان کرنے پڑے دائیں گال پر طمانچہ کھا کر بائیں گال پیش کرنے کی تعلیم پر کب اور کس زمانہ میں عمل ہوا۔ عیسائی ممالک کو مسیح علیہ السلام کی تعلیم کے برخلاف طلاق کے قلعہ میں پناہ لینی پڑی۔ عیسائیت محض ایک سوسائٹی کی صورت میں رہ گئی ہے۔ ورنہ کتنے اور مسائل میں اس کو اسلام کے سامنے زانوئے ادب تہ کرنا پڑا۔ شراب نوشی سے مخلصی کی تحریک یہ بھی نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا نتیجہ ہے۔ ہندو مذہب کو لو۔ ہندو تو اپنا روزانہ ہون اور روزانہ عبادت ہندوستان میں ہی مشکل سے کر سکتے ہیں۔ چہ جائیکہ دوسرے ممالک میں جا کر اپنی عبادت کر سکیں۔ وہ اپنی روزانہ سندھیا بھی نہیں کر سکتے۔ ہون کے لئے روزانہ کس قدر خرچ کا سامنا ہے۔ مردہ کو گھی میں جلانے کا حکم۔ بیوہ کی شادی کی بھی مجبوراً آریہ سماج کو اسلام سے لینی پڑی۔ طلاق کے بھی حامی اہل ہنود میں پیدا ہوتے جاتے ہیں اسی طرح کثیر الازدواجی کے حامل بھی اہل ہنود میں کم و بیش موجود ہیں ؞

(۳) اسلامی طرز عبادت نہایت سہل العمل ہے۔ کسی خاص مسجد کی ضرورت نہیں۔ پانی اگر نہیں ملتا تو تیمم ہی سہی نماز کا وقت ہو۔ تو ہر ایک جگہ دفتر۔ گھر۔ مسجد۔ ریلوے پلیٹ فارم۔ سفر و حضر میں ادا کر سکتے ہیں۔ ایک سکھ بغیر گوردوارہ کے ایک ہندو بغیر مندر کے ایک عیسائی بغیر گرجا کے عبادت نہیں کر سکتا۔ لیکن دین فطرت کے حاملین ہر جگہ اپنی عبادت کر سکتے ہیں ؞

(۴) اسلام کا باغ ایک ایسا سر سبز باغ ہے جس میں کبھی خزاں نہیں آسکتی۔ ہر صدی کے سر پر اس باغ کے مالی آتے رہتے ہیں۔ جنہوں نے اس کی مفاسد کا قلع و قمع کرتے ہوئے حفاظت کی ہے۔ اور ہماری آنکھوں نے تو وہ مالی دیکھا ہے۔ کہ جو پچھلے سب مالیوں سے بدرجہا افضل و اعلےٰ تھا۔ صلے اللہ علیہ و علےٰ مولاہٗ محمد۔ اس مالی نے اس باغ کے گرد ایسی خاردار باڑیں لگا دی ہیں۔ کہ اب انشاء اللہ قیامت تک یہ باغ مامون و مصئون ہے برخلاف اس کے دوسرے مذاہب کو یہ شرف حاصل نہیں نہ ان میں مجددین کا سلسلہ قائم ہے۔ اور نہ ایسے لوگ پیدا ہوتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ سے شرف مکالمہ مخاطبہ رکھتے ہوں ؞

(۵) زمانہ نے مشیت ایزدی کے ماتحت ایک ایسی صورت اختیار کر لی ہے۔ کہ اب کوئی کتاب سوائے قرآن کریم کے ضرورت ہائے زمانہ کو پورا نہیں کر سکتی۔ پچھلی کتابیں اور رسول خاص خاص قوموں اور خاص خاص ملکوں کے لئے آتے رہے۔ مگر قرآن کریم اور اس کے حامل صلے اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ ہی یہی تھا۔ کہ میں سب دنیا کے لئے رسول ہوں۔

(۶) اسلام ایک ایسا ضابطہ شریعت رکھتا ہے۔ جو سوسائٹی کی ہر ایک مدنی و سیاسی ضرورت کو پورا کر سکتا ہے غیر مسلموں نے بھی اپنی سوسائٹی کے قیام کے لئے اپنی عقل سے قوانین مقرر کئے ہیں۔ لیکن وحی الٰہی اور سفلی عقل کے مجوزہ قواعد میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اور جس طرح محض عقل بجز بغیر الہام بیکار محض ہے۔ اس طرح ان عقلی قوانین میں بھی آئے دن ترمیم و قطع و برید ہوتی رہتی ہے۔

(۷) قرآن کریم کی تعلیم پر چل کر انسان میں ایک ایسا اخلاق پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ وہ دوسرے تمام لوگوں سے ممیز ہو جاتا ہے۔ اسلام قوائے انسانی کی ایسی نشو و نما کرتا ہے۔ کہ ان کو ترقی کے اعلےٰ معراج پر پہونچا دیتا ہے۔ اسلام قوائے انسانی کا برمحل استعمال سکھاتا ہے۔ اور مسلم و غیر مسلم کے اخلاق نمایاں تغیر کر کے دکھاتا ہے۔ ایک مسلم بشرطیکہ قرآن کریم کے احکام پر کاربند ہو نور کے اندر چلتا پھرتا ہے ؞

(۸) اگرچہ لوگوں نے مختلف زمانوں اور بالخصوص اس زمانہ میں کہ عقلی زمانہ کہلاتا ہے۔ دنیا کے امن کے توازن کو قائم کرنے کے لئے بہت کوشش اور سعی کی ہے۔ لیکن حقیقی امن بجز اسلام کے نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہو سکے گا۔ موجودہ لیگ آف نیشنز اسی لئے قائم کی گئی ہے۔ کہ دنیا میں امن قائم رہے۔ اور مختلف طاقتیں آپس میں لڑنا بھڑنا بند کر دیں لیکن اسلام امن کی شاہراہ پر چلاتا ہے۔ اور جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ یہ سلامتی کی طرف لے جاتا ہے۔ پس اگر دنیا کو امن و سلامتی کی ضرورت ہو۔ تو بجز قبول اسلام چارہ نہ ہوگا ؞ (شیخ احمد احمدی شملہ)

علاقہ ارتداد میں جماعت احمدیہ کی قابل رشک خدمات

ایک صاحب اخبار اہلسنت والجماعت امرتسر مورخہ یکم جون ۱۹۲۵ء میں لکھتے ہیں " جب فتنہ ارتداد کی ابتدا تھی۔ تو بہت سی انجمنیں وہاں کام کرنے کو پہنچ گئی تھیں۔ مگر تھوڑے ہی دنوں میں چند انجمنیں چلتی پھرتی نظر آنے لگیں۔ باوجودیکہ ان کے مقابل میں قادیانی بڑی سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔ محمد اسمٰعیل صاحب ساکن سگنیچ ضلع آگرہ کا خط آیا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں " کہ شدھی کا زور بہت کم ہے۔ لیکن قادیانیوں کا زور بہت زیادہ ہے۔ تمام انجمنیں کنارہ کشی کر گئیں۔ کوئی مدرسہ مسلمانوں کا نہیں رہا۔ تمام گاؤں پر قادیانی قبضہ کر رہے ہیں۔ سورجپور میں قادیانیوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ صالح نگر اور ساندھن میں بھی قادیانی ہی ہیں !!

مندرجہ بالا مضمون میں جہاں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ تمام انجمنیں علاقہ ارتداد سے بھاگ گئی ہیں۔ وہاں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ آریوں وغیرہ پر غالب آنے والی جماعت۔ احمدی جماعت ہی ہے۔ احمدی جماعت دیکھ تیری قابل قدر قربانی نے غیروں کے دلوں میں بھی گھر کر لیا۔ اور تو نے ہی خطرناک دشمن کو شکست فاش دی ہے۔ اٹھ اپنی ہمت سے اب اسلامی علم کو نصب کر کے علاقہ ارتداد میں ایمان اور عرفان کی نہریں جاری کر دے اور پودوں کو سرسبز اور شاداب بنا۔ اب تیرے سوا کوئی اس کام کو کرنے کا اہل نہیں رہا۔ میں علاقہ ارتداد میں رہ کر اور وہ الات کا مطالعہ کر کے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہماری جماعت کو بڑی قربانیاں کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ مفتوحہ علاقہ کا انتظام کرنا ہے۔ خدا تعالےٰ ہمارا ناصر اور ہادی ہو۔ آمین ؞

خاکسار صوفی احمد علی سکرٹری انجمن احمدیہ لدھیکے نیوریں ضلع لاہور

91
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہارات

کشتہ سونا و موتی

تمام بدن کو طاقت اور قوت دینے کے لئے عموماً اور کمزور قوتوں کو بحال کر کے ترقی دینے کے لئے خصوصاً

کشتہ سونا و موتی ہے

مقوی اعصاب و اعضاء رئیسہ و حرارت غریزی کی حفاظت کیلئے

کشتہ سونا و موتی ہے

اختلاج قلب۔ کمزوری دل و دماغ و جگر کا تریاق جسمانی قوتوں کو قائم رکھنے والا

کشتہ سونا و موتی ہے

تمام جسمانی قوتوں کو قائم رکھنے والا

کشتہ سونا و موتی ہے

گردہ و مثانہ کی بیماریوں کا تریاق

کشتہ سونا و موتی ہے

کمی خون۔ خفقان وسواس وہم جنون مرگی۔ کمزوری معدہ کے لئے قوی اثر رکھنے والا۔ اپنی صفات میں اکیلا

کشتہ سونا و موتی ہے

دق اور سل جیسی مرض اور ہلاک بیماریوں میں خصوصیت سے مفید

کشتہ سونا و موتی ہے

کثرت مطالعہ و علمی مشاغل و دیگر دماغی محنتوں سے تکان ہو۔ زیادہ بیٹھنے سے درد کمر پیدا ہو۔ یا عموماً اعضاء شکنی رہتی ہو۔ تو ان حالات میں انشاء اللہ علی الخصوص مفید

کشتہ سونا و موتی ہے

قیمت خوراک ایک ماہ عہ۱۵ پندرہ روپیہ

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰

بعدالت جناب چوہدری محمد عبداللطیف صاحب سب جج چہارم جھنگ

بمقدمہ

ملارام ولد دیویداس ذات بجاج سکنہ گڑھ مہاراجہ تحصیل شورکوٹ مدعی بنام امیر مدعی۔

دعویٰ ۳۵۰ بروئے تمسک

اشتہار بنام امیر ولد بیگ ذات سیال رجیانہ سکنہ ٹھٹہ رجیانہ تحصیل شورکوٹ

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہا ہے۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ مورخہ ۲۸ ۸/۲۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کی کرے۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔ ۲۱ ۸/۲۵

مہر عدالت دستخط حاکم

خون کی کمی کے نام

بھسم ضعف جگر۔ گرمی ،

علامات مرض، عام کمزوری۔ چہرہ و جسم کا رنگ پھیکا۔ زردی مائل بھربھرا یا ہوا۔ لب اور مسوڑوں کا رنگ پھیکا۔ محنت کی تھکاوٹ زیادہ۔ ہاضمہ خراب کانوں میں باجے بجنا۔ دردسر۔ رانوں اور پنڈلیوں کا چلنے وقت پھولنا۔ نسخہ عطا کردہ حضرت مولوی نورالدین رض خلیفۃ المسیح اوّل

۲۱ خوراک قیمت عہ۵ ؛

نوٹ امراض مخصوصہ مردان و زنان کیلئے بذریعہ خط و کتابت تیار شدہ ادویات طلب فرمائیے۔

المشتہر

حکیم عبدالعزیز اڈہ شہباز خاں دواخانہ یونی شہر سیالکوٹ

سرٹیفکیٹ عطا کردہ

میر عبدالسلام صاحب امیر جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ

جناب حکیم عبدالعزیز صاحب تجربہ کار طبیب ہیں۔ سیالکوٹ اور اکثر اضلاع کے احباب ان سے واقف ہیں۔ آپ حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اوّل کی صحبت سے فیض یافتہ ہونے کے باعث معلومات طب اور فن دواسازی میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ آپ کے مطب میں کام محنت دیانتداری اور نہایت خوش خلقی سے ہوتا ہے۔ آپ نے میر حسام الدین صاحب مرحوم اور مولوی میر حسن صاحب شمس العلماء سے بھی کافی ذخیرہ اس فن کا حاصل کیا ہے۔ امید ہے۔ کہ احباب اس سے فائدہ اٹھائیں گے ؛

خاکسار

عبدالسلام

شدھی

ملکانوں کی

میدان ارتداد کے حالات سے واقفیت

ملکانوں کی تاریخ

حاصل کرنی ہے تو

ارتداد شدھی

منیجر

انارکلی لاہور

ایک ڈاکٹر کے بارہ سالہ تجربہ کا اعلان

تمام ہندوستان بھر میں آنکھیں بنانے کے لئے صرف موگا ہی مشہور رہے ہسپتال میں ہرسال آنکھوں کے ہزاروں بیمار آتے ہیں۔ میں اپنے بارہ سالہ تجربہ سے جو ہزاروں بیمار دیکھنے کے بعد حاصل ہوا۔ اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ آنکھوں کے تمام بیماروں میں سے ۸۰ فیصدی بلکہ ۹۰ فیصدی بیمار ایسے ہوتے ہیں۔ جن کی آنکھیں صرف گکروں سے خراب ہوتی ہیں۔ حسب ذیل تکلیف گکروں سے پیدا ہوتی ہیں۔ خارش۔ لالی۔ پانی بہنا۔ آنکھوں کا چندھیا جانا۔ پلکیں سرخ ہوتی۔ پلکوں کے بال گرنا۔ لکھتے وقت آنکھوں میں پانی بھر آنا۔ گاڑھا مواد بہنا۔ آنکھوں میں ریت کی طرح کسی چیز کا خراش کرنا دھند غبار۔ ضعف بصر۔ ڈھیلے پر زخم۔ سفیدی۔ آنکھ اور پیشانی میں درد۔ چہرہ وپپوٹوں کا بھاری ہونا اور جھپک جانا۔ یہ سب خرابیاں گکروں سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ مریض ان میں کسی میں مبتلا ہو کر علاج سے لاپروائی یا غلط علاج کر کے آنکھیں خراب کر لیتا ہے۔ چنانچہ وہ علاج جو میرے بارہ سالہ تجربہ سے مفید ثابت ہوا ہے۔ آج اس کا اعلان کرتا ہوں۔

وہ گرینول بکس کا استعمال ہے۔ اس بکس میں چار ادویہ ہیں۔ جو مختلف وقتوں پر مختلف طور سے آسانی کے ساتھ استعمال کی جاتی ہیں۔ ان کے استعمال سے گکرے اور ان سے پیدا شدہ امراض بالکل دور ہو جاتی ہیں۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں۔ کہ بفضل شافی مطلق میرا ہی طریق علاج ہے "جو گکروں اور ان سے پیدا شدہ امراض کے لئے شافی ہے۔ باقی تمام علاج اس کے مقابل ہیچ ہیں۔ مثلاً صرف آنکھوں میں دوائی کا ڈالنا۔ کاپر سلفاس کا سٹک لوشن یا ارجنٹ نائٹراس لوشن کا لگانا۔ بجلی سے یا کسی چیز کو گرم کر کے گکرے جلانا۔ یہ تمام طریق علاج ادھورے اور خطرناک ہیں۔ ان سے اور کئی طرح کی تکالیف پیدا ہوتی ہیں۔ اس پر میں نے اپنے "رسالہ روہے گکرے" میں خوب بحث کی ہے یہ پہلا رسالہ ہے۔ جس میں گکروں کے تاریخی حالات ان کی ماہیت اسباب علامات۔ عوارضات اور مندرجہ بالا طریق کے نقصانات بتائے گئے ہیں۔ اور یہ مدلل طور پر ثابت کیا گیا ہے۔ کہ میرا طریق علاج کیونکر شافی ہے یہ رسالہ بکس کے ہمراہ ہی نذر کیا جاتا ہے۔ علیحدہ نہیں دیا جاتا۔ اگر آپ گکروں یا گکروں سے پیدا شدہ کسی تکلیف میں مبتلا ہیں تو آج ہی خط لکھ کر "گرینول بکس" منگوالیں۔ اور استعمال کر کے شفا حاصل کر لیں۔

یہ بکس شیر خوار بچے سے لے کر بوڑھے تک مفید ہے۔

مریض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تو بہتر ہے۔

گرینول بکس کلاں قیمت پانچ روپے۔ گرینول بکس خورد اڑھائی روپے پرچہ طریق استعمال ہمراہ بھیجا جائے گا۔ ایجنٹوں کی ضرورت ہے محصول ڈاک بذمہ خریدار ؛

ڈاکٹر عبدالرحمٰن موگا ضلع فیروزپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ممالک غیر کی خبریں

—— لنڈن ۱۹ر اگست مس ہیلن گلیڈسٹن مسٹر ڈبلیو۔ای گلیڈسٹن کی صاحبزادی کا انتقال ہوگیا!

—— ملیلا کا ایک برقی پیغام مظہر ہے۔ کہ غازی عبد الکریم عنقریب ٹیونس کے ایک گورنر کی صاحبزادی کے ساتھ شادی کرنے والے ہیں ۔

حکومت کابل نے اٹلی سے معافی مانگ لی

اور

چھ ہزار پونڈ تاوان ادا کر دیا

—— روم ۱۸ر اگست۔ اطالوی انجنیر سنور پیپر نو کے قتل کے متعلق جو تنازعہ اٹلی اور افغانستان کے مابین چلا آتا تھا۔ وہ بالآخر باہمی سمجھوتہ سے فیصل ہوگیا۔ اس سلسلہ میں ایک مدت تک گفت و شنید فیمابین افغانستان و اطالیہ ہوتی رہی ہے مگر اس تاخیر کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان ہر دو ممالک کے درمیان سلسلہ رسل اور رسائل ہی سست ہے۔ حکومت افغانستان نے اطالوی سفیر متعینہ کابل سے معافی مانگ لی ہے

—— کابل کی پولیس کا کمانڈر موقوف کیا گیا ہے۔ اور چھ ہزار پونڈ افغانستان نے زر تاوان بھی ادا کیا ہے ۔

—— اس تسلی بخش سمجھوتہ کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ حکومت اطالیہ اپنے مطالبات پر اڑی رہی ہے۔ اور حکومت افغانستان کا رویہ صلح جویانہ رہا ہے ۔

—— سنور مسولینی نے امیر افغانستان کو تار دیا ہے جس میں اس تصفیہ پر اظہار امتنان کیا ہے۔ اور امید ظاہر کی ہے۔ کہ اطالیہ اور افغانستان کا رابطہ اتحاد برابر استوار رہیگا۔

—— یہ خبر مسلمانان ہند کے لئے اس قدر غیر متوقع ہے۔ کہ وہ اس پر یقین کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہیں۔ اور بعض نے تو کابل سے اس کے متعلق بذریعہ تار دریافت بھی کیا ہے۔ لیکن بظاہر اس کی صداقت میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا ۔

—— بینن گراڈ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ روس کے شاہی کتب خانہ میں جس وقت دوبارہ ترتیب دی جا رہی تھی۔ تو ایک جگہ زمین کے نیچے کچھ فارسی قلمی نسخے ملے۔ جس کو سوویٹ کی مجلس علمیہ کے مستشرقین نے دیکھکر بتایا ہے۔ کہ یہ الف لیلہ کا سب سے پہلا نسخہ ہے۔ جو تقریباً اٹھارہ سو برس کا پرانا ہے ۔

—— بروسہ میں ترکی حاکم اعلیٰ نے حکم جاری کیا ہے۔ کہ عام جلسوں میں سوائے ترکی زبان کے اور کوئی زبان نہ استعمال کی جائے ۔

—— وزیر داخلیہ ترکیہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ آئیندہ تین سال میں تیس لاکھ مہاجرین اور ترکی میں آئیں گے ۔

—— پارلیمنٹ ایران میں مشہور فارسی شاعر و مصنف شاہنامہ فردوسی کا بت نصب کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔ اس پر ۲۰ ہزار روپیہ خرچ آیا ہے۔ جو گورنمنٹ ایران اور دنیا بھر کے زرتشتی لوگ ادا کریں گے ۔

—— لنڈن۔ ٹائمز کا نامہ نگار متعینہ ہانگ کانگ اطلاع دیتا ہے۔ کہ مقاطعہ کے ختم ہونے کی ہنوز کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔ ہانگ کانگ کو ۲ لاکھ پونڈ یومیہ کا تجارتی نقصان ہو رہا ہے ۔

—— جرمن اخباروں میں متحرک تصاویر کے فلم تیار کرنے کا ایک جدید طریقہ شائع کیا گیا ہے۔ جس میں ایکٹروں کی صرف حرکات و سکنات ہی ظاہر نہ ہو گی بلکہ ان کی زبان سے نکلی ہوئی باتیں بھی سنی جاسکیں گی۔ اس کام کے لئے پہلے گراموفون وغیرہ استعمال کئے جاتے تھے۔ لیکن مشین کی گھڑ گھڑ سے ناگوار شور پیدا ہوتا تھا۔ اور قول و فعل کو بیک وقت دکھانے میں دقت واقع ہوتی تھی۔ جدید ایجاد تین جرمن انجنیروں کا مشترکہ کارنامہ ہے۔ جس میں ایک خاص آلہ کے ذریعہ سے آواز اور حرکت ایک ہی وقت میں فلم پر قائم ہو جاتی ہے ۔

—— مصر کے جن آٹھ آدمیوں کو سرلی سٹیک سردار سوڈان کے قتل کے الزام میں گذشتہ نومبر میں سزائے موت دی گئی تھی انہوں نے قاہرہ کی عدالت عالیہ میں اپیل دائر کیا تھا مگر وہاں سے وہ اپیل مسترد ہو گیا ہے ۔

—— مسٹر ریمزے میکڈانلڈ سابق وزیر اعظم انگلستان نے ہاؤس آف کامنز میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ وہ گمراہ کن تقریریں جو اس ہاؤس میں کی گئیں۔ وہ سب مل کر اس خرابی کا عشر عشیر بھی نہیں۔ جو انگلستان اور ہندوستان کے تعلقات میں ہندوستان میں رہنے والے یورپین اصحاب کے گمراہ کن رویہ اور سلوک سے پیدا ہو رہی ہے۔ آپ نے یہی الزام انگلو انڈین اخبارات سٹیٹسمین۔ سول ملٹری گزٹ۔ پاؤنیر اور بمبئی گزٹ پر بھی لگایا۔

—— بنگال کونسل کا جو اجلاس ۱۷ر اگست کو ہوا۔ اس میں گورنمنٹ کو تین مرتبہ شکست ہوئی۔ تین غیر سرکاری ریزولیوشنز کی گورنمنٹ نے مخالفت کی۔ اور تینوں پاس ہو گئے ۔

ہندوستان کی خبریں

—— ہز اکسیلنسی وائسرائے نے ۲۰ر اگست ہر دو مجالس مقننہ (اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ) کے سامنے ایک طویل تقریر کی جس میں آپ نے لارڈ برکن ہیڈ اور دوسرے ممبران کابینہ سے اپنے مباحثہ کا حال بیان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ انگلستان کی تمام سیاسی جماعتیں بلا فرق امتیاز قانون اصلاحات کی پالیسی سے بالکل متفق ہیں۔ ان مباحثوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جہاں تمام سیاسی جماعتوں کے لیڈران ہندوستان سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ وہاں وہ اس کے لئے بالکل آمادہ نہیں کہ ہندوستانیوں کے قبل از وقت مراعات کے مطالبہ کو منظور کیا جائے۔ اس سے ان کا خیال اور پختہ ہو گیا۔ کہ ہندوستان صرف اتحاد عمل ہی کے ذریعہ منزل مقصود تک پہنچ سکتا ہے۔ انہوں نے یہ تاکیداً بیان کیا۔ کہ نظام دستوری پر نظر ثانی کرنے کا وقت ابھی نہیں آیا ہے اس میں بھی شبہ نہیں۔ کہ موجودہ حالت کی تحقیقات کے لئے ایک غیر جانبدارانہ کمیشن جو اتحاد عمل کی روشنی میں اصلاحات کو کامیاب بنانے کے لئے مقرر کیا جائے بالکل ناکام رہے گا۔ برعکس اس کے اس وقت موجودہ طرز حکومت کے چلانے کا بہترین موقع ہے۔ مڈیمین کمیٹی کی رپورٹ ہماری موجودہ مشکلات کو دور کردیگی اور اس کے بعد دو عملی حکومت نہایت آسانی اور خوبی کے ساتھ چل سکتی ہے۔ وائسرائے نے رائل کرنسی کمیشن کے تقرر کا اعلان کیا۔ جو ایک چیرمین مسٹر ہلٹن ینگ اور ۸ ممبران پر مشتمل ہوگا۔ لارڈ ریڈنگ نے مسٹر مانٹیگو، لارڈ کرزن، مسٹر سی آر داس سر سریندر ناتھ بنرجی مہاراجہ گوالیار۔ اور جنرل رالنسن کی وفات پر اظہار تعزیت کیا۔ انہوں نے سر فریڈرک ہوائٹ کی خدمات کا بھی اعتراف کیا۔ آخیر میں وائسرائے نے اصلاحات کو کامیاب بنانے کے لئے ذاتی طور پر اتحاد عمل کی درخواست کی

—— میرگنج ضلع سارن میں ہندوؤں کا ایک جلوس مسجد کے سامنے سے باجہ بجاتے ہوئے گذر رہا تھا۔ اور اس وقت نماز ہو رہی تھی۔ اس پر مسلمانوں اور ہندوؤں میں فساد ہو گیا جس میں چالیس مسلمان اور ۱۰ ہندو زخمی ہوئے ۔

—— لکھنو کا اودھ اخبار لکھتا ہے۔ کہ عدالت جوڈیشلی کی پوری بنچ نے مسٹر میسی اور مسز میسی کی شادی منسوخ کر دی ہے۔ مسز میسی نے فسخ نکاح کی درخواست اس بنا پر دی تھی۔ کہ اس کا شوہر ایک بھنگن سے تعلق رکھتا ہے ۔

—— ۱۶ر اگست کی رات کے ۹ بجے پشاور کے قریب ایک گاؤں میں بم پھینکا گیا۔ جس سے پانچ آدمی زخمی ہوئے ۔

(منشی عبدالرحمن صاحب ... پرنٹر ... نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا)